رئیس التحریر

کلمہ حق

سودی نظام' بلا سود بینکاری اور حکومت پاکستان

حکومت پاکستان نے وفاقی شرعی عدالت میں ایک درخواست دائر کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ چونکہ سود کو ناجائز قرار دینے کے لیے اپنے فیصلے میں وفاقی شرعی عدالت نے بلا سود بینکاری کا کوئی متبادل نظام تجویز نہیں کیا اس لیے اس پر عمل درآمد میں کچھ الجھنیں ہیں' انہیں دور کیا جائے' حالانکہ وفاقی شرعی عدالت اپنے سابقہ فیصلہ میں ان تمام نکات پر بحث کر چکی ہے جو اس درخواست میں از سر نو اٹھائے گئے ہیں اور متبادل بینکاری سسٹم کا خاکہ بھی تجویز کر دیا ہے لیکن اس کے باوجود حکومتی حلقے بار بار یہ رٹ لگا رہے ہیں کہ ان کے پاس بلا سود بینکاری کا کوئی متبادل سسٹم موجود نہیں ہے اس لیے سود کو ختم کرنا عملاً" مشکل ہے۔ اس سلسلہ میں ۳ مارچ ۹۲ء کو اس وقت کے صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان صاحب کے نام لکھا گیا ایک خط شائع کیا جا رہا ہے جو راقم الحروف نے جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری اطلاعات کی حیثیت سے انہیں لکھا تھا اور جمعیۃ کے آرگن ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور میں شائع ہوا تھا۔ اس سے حکومتی دعووں کی حقیقت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

بگرامی خدمت عزت ماب جناب غلام اسحاق خان صاحب' صدر اسلامی جمہوریہ پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ   مزاج گرامی؟

گزارش ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا قیام اسلامی معاشرہ کی تشکیل اور قرآن و سنت کے احکام کے عملی نفاذ کے لیے عمل میں لایا گیا تھا اور دستور پاکستان میں غیر اسلامی قوانین کے خاتمہ اور اسلامی احکام کی عملداری کا وعدہ کیا گیا ہے لیکن ملک کے معاشی ڈھانچے کو سود کی لعنت سے ابھی تک نجات نہیں دلائی جا سکی جسے قرآن و سنت میں واضح طور پر حرام قرار دیا گیا ہے۔

اسلامی نظریاتی کونسل نے جو ایک آئینی ادارہ ہے ۱۹۸۰ء میں سودی نظام کے خاتمہ اور بلا سودی بینکاری کے عملی ڈھانچہ پر مشتمل ایک تفصیلی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی تھی جس کی پیشانی پر "صرف سرکاری استعمال کے لیے" کا لیبل چسپاں ہے اور اسی وجہ سے وہ منظر عام پر نہیں آسکی۔

اسی طرح وفاقی شرعی عدالت نے ملک میں رائج تمام سودی قوانین کو قرآن و سنت کے منافی قرار دیتے ہوئے حکومت پاکستان کو ۳۰ جون ۹۲ء تک متبادل اسلامی قوانین نافذ کرنے کی ہدایت کی ہے لیکن حکومت اس ہدایت پر عمل کرنے میں سنجیدہ نظر نہیں آتی اور اس کے وزراء مسلسل بیانات میں یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سود کا کوئی متبادل نظام موجود نہیں ہے حالانکہ اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ اور وفاقی شرعی عدالت کے فیصلے میں متبادل بلا سود معاشی و بینکاری نظام کے بارے میں تمام تفصیلات موجود ہیں۔

اس موقع پر آنجناب کے ایک تاریخی خطاب کا حوالہ دینا ضروری خیال کرتا ہوں جو آپ نے ۱۹۸۴ء میں وفاقی وزیر خزانہ کی حیثیت سے بجٹ پیش کرتے ہوئے کیا تھا اور فرمایا تھا کہ

"بینکاری نظام سے ربا کے خاتمہ کے لیے ٹھوس اور جامع پروگرام سٹیٹ بینک اور قومی کمرشل بینکوں کے مشورہ سے وضع کیا گیا ہے اور اس پروگرام کا اطلاق تمام بینکوں اور مالیاتی اداروں بشمول غیر ملکی بنکوں' مالیاتی اداروں کے ہوگا۔"

"کیم جنوری ۸۵ء سے بنکاری نظام' حکومت کو اور سرکاری کارپوریشنوں اور سرکاری و نجی جوائنٹ سٹاک کمپنیوں کو جو سرمایہ فراہم کرے گا یہ تمویل کے اسلامی اصولوں کے عین مطابق ہوگا۔ جولائی ۸۴ء سے کیم جنوری ۸۵ء تک کے عبوری دور میں بنکوں کو بامر مجبوری اسلامی

ذرائع تمویل کے ساتھ ساتھ سود پر مبنی ذرائع کو بھی جاری رکھنا پڑے گا تاہم انہیں اس بات کی اجازت نہیں ہوگی کہ وہ سود کی بنیاد پر کوئی تمویل چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لیے جاری کر سکیں یا موجودہ تمویل کی چھ ماہ سے زیادہ عرصہ کے لیے تجدید کر سکیں۔ چھ ماہ کا یہ عبوری دور اس لیے ضروری ہے کہ متعلقہ قوانین میں ضروری ترامیم کی جا سکیں' حساب کتاب رکھنے کے لیے مناسب طریق کار وضع ہو جائے اور بنک اپنے عملہ کی تربیت کے ساتھ ساتھ تیاریاں مکمل کر لیں۔ اس کے تین ماہ بعد یکم اپریل ۸۵ء سے کسی فرم اور فرد واحد کے لیے مہیا کیے جانے والے سرمایہ کو بھی اسلامی ذرائع تمویل کے تحت کر دیا جائے گا اس طرح یکم اپریل ۸۵ء تک قرضہ اور تمویل کے تمام لین دین کے حساب اسلامی اصولوں کے مطابق ہو جائیں گے اور ماسوائے ان قرضوں کے جو ماضی میں دیے گئے ہوں۔ یکم جولائی ۸۵ء سے بنک سود کی بنیاد پر امانتیں قبول نہیں کریں گے۔ بچت کی اور میعادی امانتیں نفع اور نقصان میں شراکت کی بنیاد پر ہوں گی' کرنٹ اکاؤنٹ کی رقومات بدستور امانت تصور کی جائیں گی اور ان پر کوئی نفع نقصان نہیں ہوگا۔ اسلامی ذرائع تمویل کا اطلاق زرعی شعبے پر بھی ہوگا جس میں امداد باہمی کے قرضوں کا نظام بھی شامل ہے۔ یکم جولائی ۸۵ء سے سٹیٹ بنک کا کمرشل بنکوں اور حکومت کے ساتھ لین دین بھی تمویل کے نئے اسلامی ذرائع کے مطابق ہوگا۔ سٹیٹ بنک کو یہ اختیار بھی دیا جائے گا کہ بنک اور مالیاتی ادارے جو تجارتی اور سرمایہ کاری لین دین کریں گے اس کے لیے ان پر کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ منافع کی شرح بشرط ضرورت مقرر کرے۔ بنک اپنے کاروبار میں جو مختلف قسم کے لین دین کریں گے ان کے لیے اسلامی طریق کار اور ذرائع کی نشاندہی کر لی گئی ہے۔"

(بحوالہ روزنامہ جنگ لاہور ۱۵ جون ۸۴)

آنجناب کی ۸۴ء میں بحیثیت وزیر خزانہ بجٹ تقریر کا طویل اقتباس صرف اس لیے اس عریضہ میں شامل کیا گیا ہے کہ وہ تمام مراحل ایک بار پھر آپ کے سامنے آجائیں جن سے حکومت پاکستان آپ ہی کی سعی و نگرانی کے ساتھ بلا سود معاشی نظام کی تشکیل کے مرحلہ تک ۱۹۸۴ء میں پہنچ چکی تھی لیکن بد قسمتی سے آج ۹۲ء میں بھی وہ تشکیل شدہ نظام اسلامی جمہوریہ پاکستان کو عملاً" نصیب نہیں ہو سکا اور موجودہ وزیر خزانہ اور دیگر وفاقی وزراء علماء کرام کو غیر سودی معاشی نظام پیش نہ کر سکنے کا ملزم ٹھہرا کر سودی نظام کو جاری رکھنے پر مسلسل زور دے رہے ہیں۔

ان حالات میں آنجناب سے یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اپنے ۸۴ء کے وعدہ کا پاس کرتے ہوئے قوم کو سودی نظام کی لعنت سے نجات دلانے میں موثر رول ادا کریں' اسلامی نظریاتی کونسل کی رپورٹ کی اشاعت کی ہدایت فرمائیں اور سود کی حمایت میں علماء کرام کے خلاف بیان بازی کرنے والے وفاقی وزراء کے منفی بیانات کا نوٹس لیں۔ امید ہے کہ آپ اس درخواست پر سنجیدگی کے ساتھ غور فرماتے ہوئے جواب سے بھی نوازیں گے۔

شکریہ' والسلام' ابو عمار زاہد الراشدی

خطیب مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ

نوٹ: یہ عریضہ قومی پریس کے لیے بھی جاری کیا جا رہا ہے۔

جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام اور انتظامیہ مرکزی جامع مسجد گوجرانوالہ کے تعاون سے

ہومیو فری ڈسپنسری

پندرہ سال سے غریب عوام کی طبی خدمات سر انجام دے رہی ہے اور ہزاروں مریض بفضل اللہ تعالیٰ اب تک صحت یاب ہو چکے ہیں۔ مریضوں سے پرچی فیس صرف دو روپے یومیہ وصول کی جاتی ہے اور دوائی بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہے۔ ڈسپنسری کے سالانہ اخراجات تقریباً اسی ہزار روپے ہیں جو مخلص اور مخیر دوستوں کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں اور کسی قسم کی سرکاری یا بیرونی امداد ان میں شامل نہیں ہوتی اس لیے احباب سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

ڈسپنسری کے اوقات صبح ۸ بجے سے دوپہر ایک بجے۔ شام عصر سے مغرب تک ہیں۔

انچارج: ابو القاسم ڈاکٹر غلام محمد نقشبندی (آر۔ایم۔پی) ------ ہومیو ڈاکٹر محمد قاسم ضیاء (ڈی۔ایچ۔ایم۔ایس) (آر۔ایم۔پی)